

## ۸۔ شرح :- خواجہ حالی فرماتے ہیں :

”آسمان کی دشمنی کے کیا خوب اسباب بتائے ہیں اور اپنی دانائی و

ہنرمندی کس خوب صورتی سے ثابت کی ہے۔“

شاعر نے پہلے یہ حقیقت مسلم مان لی ہے کہ آسمان انھیں لوگوں کا دشمن ہوتا ہے، جو دانا اور دانشمند ہوں، نیز کسی نہ کسی ہنر میں انھیں یتاٹی کا درجہ حاصل ہو۔ پھر حسرت زدہ ہو کر اپنی حالت پر نظر ڈالتے ہوئے حسرت و افسوس کے ساتھ کہتا ہے کہ ہم تو دانشمند نہ تھے اور کسی ہنر میں یتاٹی بھی ہمیں حاصل نہ تھی، پھر اسے غالب! آسمان نے ہم سے کیوں بے وجہ دشمنی کی؟

بعض اصحاب نے فرمایا ہے کہ اس شعر کا مضمون عرفی کے مندرجہ ذیل شعر سے

ماخوذ ہے۔

از من بگیر عبرت و کسب ہنر مکن

با بخت خود عداوتِ ہفت آسمان مخواه

مجھے دیکھ کر عبرت حاصل کر اور ہنر پیدا کرنے کا خیال چھوڑ دے۔ تجھے کیوں

پسند ہے کہ اپنے ساتھ سات آسمان کی دشمنی مول لے لے۔

ظاہر ہے کہ عرفی کے شعر میں وہ حقیقت بیان کی گئی ہے، جسے غالب نے مسلم

مان کر مقدر چھوڑ دیا اور اس مضمون کو پر تاثیر شعریات کے سانچے میں ڈھالتے ہوئے

کہا کہ ہم نہ عالم تھے، نہ عقل و دانش کے پیکر تھے، نہ کسی فن میں ہمیں کمال حاصل تھا

پھر آسمان نے ہم سے کیوں دشمنی کی؟ عرفی کا شعر صرف فلسفہ و حکمت رہ گیا، غالب

نے اسے پر تاثیر شعریات کا لباس پہنا دیا۔

بیخود کی تشریح کے مطابق غالب کے شعر کے دو پہلو ہیں :

۱۔ یہ قول مشہور ہے کہ آسمان اہل دانش و بینش اور ارباب ہنر کا دشمن ہوتا

ہے۔ ہماری حالت دیکھیے کہ ہم میں کوئی خاص چیز موجود نہیں، پھر بھی زمانے کے

مابینہ